سُوْرَۃُ النَّمْلْ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال11: سورۃ النمل پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورۃ النمل کا تعارف اور مضامین**

زمانہ نزول:

سورۃ النمل مکی سورت ہے۔ اس میں ترانوے (93) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔ سورۃ النمل پچھلی سورت سورۃ الشعرآء کے فوراً بعد نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ:

النمل کا معنی ہے: چیونٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ (18) میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورۃ النمل ہے۔

سورۃ النمل کا خلاصہ:

سُورۃ النمل کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان" ہے۔

مرکزی مضامین

ہدایت یافتہ لوگوں کی صفات:

سُورۃ النمل کے آغاز میں قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ:

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ:

حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں:

کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت ثابت ہوتی ہے۔

قیامت کے احوال:

سورۃ النمل کے آخری دور کوعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے۔ قیامت کی علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کے انجام کے بیان پر سورت کا اختتام فرمایا گیا ہے۔

سوال12: سورۃ النمل کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورۃ النمل کا مطالعہ کرنے سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

اصل کامیابی:

نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور آخرت پر یقین کامل رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔ (سورۃ النمل: 3)

اللہ کی نعمتوں کا شکر:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ (سورۃ النمل:19)

اللہ تعالیٰ کا فضل:

ہماری تمام ذہنی و جسمانی صلاحتیں اور دنیا کی تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں۔(سورۃ النمل:40-73)

اللہ تعالیٰ کو پکارنا:

اللہ تعالیٰ ہی لاچار اور پریشان حال لوگوں کی فریاد سنتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے۔(سورۃ النمل:62)

حرام رزق سے بچیے:

رزق عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمیں حرام طریقوں سے رزق حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔(سورۃ النمل:64)

منکرِ حق:

حق کا انکار کرنے والے مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں، جنھیں قرآن مجید سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہو سکتی۔(سورۃ النمل:80-81)

قرآن کے ذریعے دعوتِ دین:

دین کی دعوت دینے والوں کو قرآن مجید کے ذریعہ لوگوں کو خبر دار کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ النمل:91)

اللہ تعالیٰ کو تمام اعمال کی خبر:

ہم جو اعمال بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی خوب خبر ہے اور قیامت کے دن ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔(سورۃ النمل:93)

دعا

وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ: 19)

ترجمہ: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

مختصر سوالات

سوال97: سورۃ النمل کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

النمل کا معنی ہے: چیونٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ(18) میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورۃ النمل ہے۔

سوال98: سورۃ النمل کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: **سورۃ النمل کا خلاصہ**

سُورۃ النمل کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان" ہے۔

سوال99: سورۃ النمل کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورۃ النمل کا مطالعہ کرنے سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور آخرت پر یقین کامل رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔(سورۃ النمل:3)
- حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ (سورۃ النمل:19)

سوال100: سو

رۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

جواب: **<u>حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ</u>**

حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔

سوال101: سو

رۃ النمل کے مرکزی مضامین بتائیں۔

جواب: **<u>مرکزی مضامین</u>**

سورۃ النمل کے مرکزی مضامین درج ذیل ہیں:

- قرآن سے ہدایت یافتہ لوگوں کی صفات کا ذکر ہے۔
- انبیاء کرام علیہ اسلام کا تذکرہ ہے۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کا تفصیلی تذکرہ ہے۔
- قدرتِ الٰہی کی نشانیاں اور قیامت کے احوال کا ذکر۔

LAST HOPE STUDY

سوال102: سو

رۃ النمل میں شامل دُعا تحریر کریں۔

جواب: **<u>دُعا</u>**

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ: 19)

ترجمہ: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

سوال103: سو

رۃ النمل میں کن تین انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے؟

جواب: **<u>انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ</u>**

سورۃ النمل میں درج ذیل تین انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر ہے:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام
- حضرت سلیمان علیہ السلام
- حضرت لوط علیہ السلام

سوال104: قر

آن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اصل کامیابی کسے قرار دیا ہے؟

جواب:

اصل کامیابی

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اصل کامیابی قرار دیا ہے:

- نماز قائم کرنے کو
- زکوٰۃ ادا کرنے کو
- آخرت پر یقینِ کامل کو

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

lxi. نمل کا معنی ہے:

(A) مکڑی (B) شہد کی مکھی (C) چیونٹی (D) بلبل

lxii. سورۃ النمل میں سب سے تفصیلی تذکرہ ہے:

(A) حضرت صالحؑ (B) حضرت لوطؑ (C) حضرت موسیٰؑ (D) حضرت سلیمانؑ

lxiii. دین کی دعوت دینے والوں کو لوگوں کو خبردار کرنا چاہیے:

(A) واقعات کے ذریعہ (B) تاریخ کے ذریعہ (C) تازہ خبروں کے ذریعہ (D) قرآن مجید کے ذریعہ

lxiv. سورۃ النمل کے شروع میں ان لوگوں کی سفات بیان کی گئی ہیں جو ہدایت حاصل کرتے ہیں:

(A) قرآن مجید سے (B) تاریخ سے (C) قدرت سے (D) قصّوں سے

lxv. ہمارے اعمال کا فیصلہ ہو گا:

(A) قبر میں (B) جنت میں (C) جہنم میں (D) قیامت کے دن

lxvi. سورۃ النمل سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

lxvii. سورۃ النمل کی آیات ہیں:

(A) 90 (B) 93 (C) 95 (D) 100

lxviii. سورۃ النمل کے رکوع ہیں:

(A) 3 (B) 5 (C) 7 (D) 9

lxix. حضرت سلیمان علیہ السلام کا چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرنے کا ذکر کس آیت میں ہے؟

(A) 15 (B) 16 (C) 17 (D) 18

lxx. سورۃ النمل کس سورت کے بعد نازل ہوئی؟

(A) سورۃ الشعرآء (B) سورۃ المریم (C) سورۃ الحج (D) سورۃ الفرقان

lxxi. حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ہے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت یعقوب علیہ السلام (C) حضرت اسحاق علیہ السلام (D) حضرت داؤد علیہ السلام

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
C	D	D	A	D	A	B	C	D	A	D

مشقی سوالات

28۔ درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

i. نمل کا معنی ہے:

(A) مکڑی (B) شہد کی مکھی (C) چیونٹی (D) بلبل

ii. سورۃ النمل میں سب سے تفصیلی تذکرہ ہے:

(A) حضرت صالحؑ (B) حضرت لوطؑ (C) حضرت موسیٰؑ (D) حضرت سلیمانؑ

iii. دین کی دعوت دینے والوں کو لوگوں کو خبر دار کرنا چاہیے:

(A) واقعات کے ذریعہ (B) تاریخ کے ذریعہ (C) تازہ خبروں کے ذریعہ (D) قرآن مجید کے ذریعہ

iv. سورۃ النمل کے شروع میں ان لوگوں کی سفات بیان کی گئی ہیں جو ہدایت حاصل کرتے ہیں:

(A) قرآن مجید سے (B) تاریخ سے (C) قدرت سے (D) قصّوں سے

v. ہمارے اعمال کا فیصلہ ہو گا:

(A) قبر میں (B) جنت میں (C) جہنم میں (D) قیامت کے دن

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
C	D	D	A	D

29۔ مختصر جواب دیجیے۔

xviii. سورۃ النمل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب:

وجہ تسمیہ

النمل کا معنی ہے: چیونٹی۔ اس سورت کی آیت اٹھارہ (18) میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُورۃ النمل ہے۔

xix. سورۃ النمل کا خلاصہ لکھیے۔

جواب:

سورۃ النمل کا خلاصہ

سُورۃ النمل کا خلاصہ "اسلام کے بنیادی عقائد کا اور کفر کے بُرے نتائج کا بیان" ہے۔

.xx سورۃ النمل کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورۃ النمل کا مطالعہ کرنے سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور آخرت پر یقین کامل رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔ (سورۃ النمل: 3)
- حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ (سورۃ النمل: 19)

.xxi سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

جواب: **حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ**

حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔

-30 **تفصیلی جواب دیجیے:**

سورۃ النمل پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1 اور 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 23: سورۃ النمل کا نام چیونٹی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ آپ جان چکے ہیں۔ قرآن مجید میں اور بھی کچھ سورتیں ایسی ہیں جن کے نام جانوروں یا حشرات وغیرہ کے ناموں پر ہیں۔ ایسی سورتوں کے نام جمع کیجیے اور بتائیں کہ کن کن جانوروں کے نام پر قرآنِ مجید کی سورتوں کے نام رکھے گئے ہیں۔

جواب: **سورتوں کے نام**

قرآن مجید کی جن سورتوں کے نام جانوروں اور حشرات وغیرہ کے ناموں پر ہیں درج ذیل ہیں:

- سورۃ النمل (چیونٹی)
- سورہ العنکبوت (مکڑی)
- سورۃ البقرۃ (گائے)
- سورہ الفیل (ہاتھی)
- سورۃ الانعام (چوپائے)
- سورۃ النحل (شہد کی مکھی)

سوال 24: حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا کی بہت سی نعمتوں اور وسائل سے نوازا تھا، لیکن اس کے باوجود انھوں نے نہایت عاجزی اور فرمانبرداری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے والد حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں کے لیے نمونہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ دنیا کی نعمتیں، وسائل یا اقتدار عطا فرماتا ہے۔

جواب: **حضرت سلیمان علیہ السلام**

حضرت سلیمان علیہ اسلام کا واقعہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے والد حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں کے لیے نمونہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ دنیا کی نعمتیں، وسائل یا اقتدار عطا فرماتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے سنائیں۔

جواب: **حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ**

سورہ النمل میں اللہ تعالیٰ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور یقیناً ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے وارث بنے اور انھوں نے فرمایا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا فرمائی گئی ہے یقیناً یہ (اللہ کا) واضح فضل ہے۔ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کے لشکر جمع کیے جاتے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے پھر (نظم و ضبط کے لیے ان کے سامنے) وہ روکے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بِلوں میں داخل ہو جاؤ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر تمھیں کچل نہ دیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ تو وہ (سلیمان علیہ السلام) اس کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور انھوں نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے۔ کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے (آکر) کہا میں وہ معلومات لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں اور میں (شہر) سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان پر حکومت کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کے پاس بہت بڑا تخت (بھی) ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوش نُما بنا دیے ہیں (سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد سے) فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا یا تم جھوٹوں میں سے ہو؟ میرا یہ خط لے جاؤ پھر اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے (الگ) ہٹ کر دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! بے شک میرے پاس ایک عزّت والا خط بھیجا گیا ہے۔ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے (شروع کیا گیا ہے) جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ یہ کہ میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو میں کسی معاملے میں کوئی قطعہ فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ انھوں نے کہا ہم بڑی قوّت والے اور بہت سخت جنگ والے ہیں اور حکم کا اختیار آپ کو ہے آپ خود ہی غور کریں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ اس (ملکہ) نے کہا بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ (بھی) اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لاتے ہیں؟ تو جب وہ (قاصد)

سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ تو جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمھیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ تم اُن کے پاس واپس چلے جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم اُنھیں وہاں سے ایسا ذلیل کر کے نکالیں گے کہ وہ بے عزت ہو کر رہ جائیں گے۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اے دربار والو! تم میں سے کون اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس سے پہلے کہ ہو فرماں بردار ہو کر میرے پاس آجائیں۔ ایک قوی ہیکل جن نے کہا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھیں اور بے شک میں اس پر پوری قوّت رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں۔ اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے جب انھوں نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے ربّ کا فضل ہے۔

سوال2: شکر کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کو ضرور بتائیں۔

جواب:

شکر کی اہمیت

شکر کا مفہوم:

لغوی معانی: کسی کے احسان پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور اس کا اظہار کرنا۔

اصطلاحی مفہوم: کسی کے عنایات اور احسانات کے اعتراف میں اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، احسان ماننا اور زبان سے کھل کر اظہار کرنا شکر کہلاتا ہے۔

شکر کی اہمیت:

احسان مندی اور شکر گزاری دراصل محسن کی بزرگی اور عظمت کا اعتراف ہے جو مزید احسان کا باعث بنتی ہے۔ ہمارا محسن حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جو ساری کائنات کا مالک و مختار ہے۔ جب ہم اس کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں اس کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں تو وہ اپنی مزید نوازشات اور نعمتوں کے دروازے ہم پر کھول دیتا ہے۔ اس کا فرمان ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

"اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا" (ابراہیم: ۷)

شکر کا زیادہ حقدار:

ہمارے شکریے، احسان مندی اور تعریف کی سب سے زیادہ لائق ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے نہ صرف ہمیں پیدا کیا بلکہ زندگی گزارنے کی تمام نعمتیں عطا فرمائیں، ہماری رہنمائی کے لیے انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا، اس کے احسانات اتنے ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہ سکو گے (ابراہیم: ۳۴)

لہٰذا اس کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ ساری زندگی، صبح و شام اور اٹھتے بیٹھتے اس کا شکر ادا کیا جائے۔ پیدا اس نے کیا حکم اسی کا مانیں، آنکھیں اس نے دیں اسی کی رضا کے مطابق دیکھیں، کان اس نے دیئے اسی کے فرمان کے مطابق سنیں اور سوچنے کی قوت اس نے دی تو اسی کی ذات اور اس کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کریں۔

ناشکری سے حکمِ اجتناب:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْن

ترجمہ: "میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو" (البقرۃ:152)

شکر کا عظیم فائدہ:

جب انسان اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اس کا فائدہ خود اس کی اپنی ذات کو ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بے نیاز ہے کہ کوئی اس کا شکر ادا کرے یا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ

"اور جس نے (اللہ کا) شکر کیا تو وہ محض اپنی ذات کے فائدے کے لیے شکر ادا کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب بے نیاز ہے کرم فرمانے والا ہے۔" (سورۃ النمل:۴۰)

پسندیدہ و ناپسندیدہ عمل:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناشکری کو ناپسند فرماتا ہے جبکہ شکر گزاری کو پسند فرماتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ

"اگر تم شکر ادا کرو تو وہ اسے تمھارے لیے پسند فرماتا ہے۔" (سورۃ الزمر:۷)

شکر گزاری کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء کرام علیہم مبعوث فرمائے ہر نبی علیہ السلام نے انسانیت کو یہی پیغام دیا کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے شکر گزار بندے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

"بلکہ اللہ کی بندگی کر اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جا۔" (سورۃ الزمر:٦٦)

شکر مانع عذاب:

اللہ تعالیٰ نے کفار سے فرمایا کہ اگر تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ تو وہ تمھیں عذاب نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا

"اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ اور اللہ قدر شناس اور خوب جاننے والا ہے۔" (سورۃ النساء: 147)

اسوۂ حسنہ اور شکر گزاری:

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی شکر گزاری کا بہترین نمونہ ہے۔ اگرچہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزرتا تھا، دن بھر اللہ کے دین کی تبلیغ فرماتے، رات آتی تو مصلّے پر کھڑے ہو اللہ کے حضور قیام فرماتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو بخش دیا ہے پھر آپ اتنی تکلیف کیوں فرماتے ہیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا

"کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (صحیح مسلم)

شکر نصف ایمان:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شکر گزاری کو آدھا ایمان قرار دیا ہے۔ آپ کا فرمان ہے۔

اَلشُّكْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: "شکر نصف ایمان ہے"۔ (بیہقی)

لائق تحسین شخص:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِنَّ االلهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّأْ كُلَ الاَكَلَةَ فَيَحْمِدُهٗ عَلَيْهَا، اَوْ يَشْرِبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمِدُهٗ عَلَيْهَا

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی رہتا ہے کہ جب وہ کھانا کھاتا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ یا جب وہ کوئی پینے کی چیز پیتا ہے تو وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔" (سنن ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت:

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ سے پوچھا یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! ہم کونسا مال جمع کریں؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل"

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس دعا کی نصیحت فرمائی "اے اللہ! اپنے ذکر، نعمت کے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما"

حاصل کلام:

قرآن وحدیث کے ان احکامات سے معلوم ہوا کہ ہمیں ہر حال میں اللہ کا شکر گزار بندہ بننا ہے چونکہ اگر شکر گزاری اختیار کریں گے تو وہ ہم پر اپنی اور نعمتیں نچھاور فرمائے گا۔

سوال 3: سورۃ النمل میں آنے والے مشکل الفاظ کے معنی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: **مشکل الفاظ کے معانی**

اساتذہ طلبا کی مدد کریں۔

سوال 4: تلاوت قرآنِ مجید کی فضیلت واہمیت اور روزانہ تلاوت کا معمول بنانے کی طلبہ کو ترغیب دیجیے۔

جواب: **تلاوتِ قرآن مجید کی فضیلت واہمیت**

تلاوتِ قرآن مجید کی فضیلت اور اہمیت کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے تو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔"

ایک اور جگہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔

قرآن مجید کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ہیں۔

- قرآن مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوُضُو ہو کر کرنی چاہیے۔
- تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
- قرآن مجید کے ترجمہ مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
- اللہ کے غضب جہنم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دُعا مانگنی چاہیے۔

سوال5: قرآنی الفاظ کے صحیح تلفظ کے بارے میں بھی طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **قرآن مجید کا صحیح تلفظ**

قرآن مجید کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے ورنہ اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ | کل نمبر:25

سوال25: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (5×1=5)

(xxxi) سورۃ النمل کی آیات ہیں:

(A) 90 (B) 93 (C) 95 (D) 100

(xxxii) سورۃ النمل کے رکوع ہیں:

(A) 3 (B) 5 (C) 7 (D) 9

(xxxiii) حضرت سلیمان علیہ السلام کا چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرنے کا ذکر کس آیت میں ہے؟

(A) 15 (B) 16 (C) 17 (D) 18

(xxxiv) سورۃ النمل کس سورت کے بعد نازل ہوئی؟

(A) سورۃ الشعرآء (B) سورۃ المریم (C) سورۃ الحج (D) سورۃ الفرقان

(xxxv) حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ہے:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت یعقوب علیہ السلام (C) حضرت اسحاق علیہ السلام (D) حضرت داؤد علیہ السلام

سوال26: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(xxxi) سورۃ النمل کا خلاصہ لکھیں۔

(xxxii) سورۃ النمل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(xxxiii) سورۃ النمل کے مرکزی مضامین بتائیں۔

(xxxiv) سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کس طور پر آیا ہے؟

(xxxv) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اصل کامیابی کسے قرار دیا ہے؟

سوال27: دی گئی آیت کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (5)

(الف) وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ: 19)

سوال28: تفصیلی جواب لکھیں۔ (5×1=5)

سورۃ النمل کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔